Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹ — ایڈیٹر: نسیم سیفی — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۷/۴۲ | سوموار ۱۴ ذلیقعدہ ۱۴۱۲ھ - ۱۸ ہجرت ۱۳۷۱ہش - ۱۸ مئی ۱۹۹۲ء | نمبر ۱۱۵

اپنی انا سے ہمیشہ خبردار رہیں

یہ ساری جماعت کیلئے ایک عام نصیحت ہے کہ اپنی انا سے ہمیشہ خبردار رہیں۔ جو دب جاتی ہے لیکن مٹتی نہیں۔ اور موقعہ کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس کا حال جراثیم کی طرح ہے۔ صحت مند انسان کے جسم میں بھی وہ جراثیم اسکے خون میں دوڑ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن انہیں موقعہ نہیں ملتا کہ وہ نشوونما پاسکیں۔ کیونکہ صحت مند جسم ان کو دبا کر رکھتا ہے۔ اور اجازت نہیں دیتا کہ وہ سر اٹھائیں۔

(اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ ۲۲ نومبر ۱۹۹۱ء)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جب انسان خدا تعالیٰ کی نظر میں کسی کام کا نہیں رہتا اور اس کے وجود سے کوئی فائدہ دوسرے لوگوں کو نہیں ہوتا تو پھر اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرتا بلکہ خس کم جہاں پاک کے موافق اس کو ہلاک کر دیتا ہے۔ غرض یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ نری لاف و گزاف اور زبانی قیل و قال کوئی فائدہ اور اثر نہیں رکھتی جب تک کہ اس کے ساتھ عمل نہ ہو اور ہاتھ پاؤں اور دوسرے اعضاء سے نیک عمل نہ کئے جاویں جیسے اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف بھیج کر صحابہؓ سے خدمت لی۔ کیا انہوں نے صرف اسی قدر کافی سمجھا تھا کہ قرآن کو زبان سے پڑھ لیا یا اس پر عمل کرنا ضروری سمجھا تھا۔ انہوں نے تو یہاں تک اطاعت و وفاداری دکھائی کہ بکریوں کی طرح ذبح ہو گئے اور پھر انہوں نے جو کچھ پایا اور خدا تعالیٰ نے ان کی جس قدر قدر کی وہ پوشیدہ بات نہیں ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۶۱۲)

"خدا تعالیٰ کے فضل اور فیضان کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو کچھ کر کے دکھاؤ۔ ورنہ نکمّی شئے کی طرح تم پھینک دیئے جاؤ گے۔ کوئی آدمی اپنے گھر کی اچھی چیزوں اور سونے چاندی کو باہر نہیں پھینک دیتا بلکہ ان اشیاء کو اور تمام کار آمد اور قیمتی چیزوں کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہو۔ لیکن اگر گھر میں کوئی چوہا مرا ہوا دکھائی دے تو اس کو سب سے پہلے باہر پھینک دو گے۔ اسی طرح پر خدا تعالیٰ اپنے نیک بندوں کو ہمیشہ عزیز رکھتا ہے۔ اُن کی عمر دراز کرتا ہے اور ان کے کاروبار میں ایک برکت رکھ دیتا ہے۔ وہ ان کو ضائع نہیں کرتا اور بے عزّتی کی موت نہیں مارتا۔"

(ملفوظات جلد سوم صـ ۶۱۲)

درخواست دعا

مکرم عبدالرزاق صاحب پی۔ ٹی۔ آئی جامعہ احمدیہ ربوہ کی اہلیہ دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔

○ محترمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب (بنت مکرم مولانا عطا اللہ صاحب کلیم) پر اہر یکہ میں فالج کا شدید حملہ ہوا ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔

ایک مخلص فدائی خادم سلسلہ محترم مبارک احمد ساقی صاحب انتقال فرما گئے

احباب جماعت کو نہایت افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخلص اور فدائی خادم محترم مبارک احمد صاحب ساقی ایڈیشنل وکیل التصنیف لندن و ممبر ایڈیٹوریل بورڈ ریویو آف ریلیجنز۔ لندن ۱۶ مئی ۱۹۹۲ء کو دن کے گیارہ بجے انتقال کر گئے۔ ان کی عمر ۶۱ برس تھی۔

مکرم ساقی صاحب کو صبح دل کا دورہ پڑا۔ فوری طور پر ہسپتال لے جایا گیا۔ جہاں آپ نے اپنی جان اپنے خالق کے سپرد کر دی۔ ہم اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔

حالات زندگی: محترم مبارک احمد ساقی صاحب ۷۔ دسمبر ۱۹۳۰ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۹ء میں مولوی فاضل کیا اور ۱۹۵۲ء میں شاہد کا امتحان پاس کرنے کے بعد میدان عمل میں خدمت دین کا سلسلہ شروع کر دیا۔ آپ کی پہلی تقرری نائیجیریا میں بطور مربی سلسلہ ہوئی۔ اس کے بعد آپ نے سیرالیون لائبیریا اور انگلستان میں خدمات دین انجام دیں۔ ۱۹۵۸ء میں ایڈوائز برائے وکیل التبشیر بھی رہے۔

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب ۱۹۸۴ء میں لندن تشریف لے گئے تو جن خوش قسمت افراد کو حضور ایدہ اللہ کی رہنمائی اور نگرانی میں خدمات دین کا موقعہ ملا ان میں محترم مبارک احمد ساقی صاحب کا نام نمایاں ہے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۸۴ء کو آپ کو ایڈیشنل وکیل التصنیف اور ایڈیشنل ناظر اشاعت لٹریچر لندن کے عہدے پر مقرر کیا گیا۔ اس کے بعد ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن کے عہدے پر آپ کو کئی سال خدمت دین کی سعادت ملی۔ اس دوران میں پرائیویٹ سیکرٹری کے عہدے پر بھی آپ فائز رہے۔

آپ کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کئی دوروں پر بھی جانے کا موقع ملا۔ صد سالہ جوبلی سال کے تاریخ ساز دورے میں جب آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ کینیڈا پہنچے تو آپ کو دل کی تکلیف ہوئی جس کی وجہ سے آپ کو کچھ عرصہ وہیں قیام کرنا پڑا۔ ۱۹۹۰ء میں آپ کا دل کا بائی پاس آپریشن ہوا۔ چند ماہ قبل یہ تکلیف دوبارہ لاحق ہوئی۔ تاہم تا دمِ آخر آپ خدمتِ دین کا فریضہ نبھاتے رہے۔

محترم ساقی صاحب نہایت خوش اخلاق خوش گفتار اور پرہیزگار شخص تھے۔ اردو انگریزی زبانوں پر یکساں قدرت رکھتے تھے۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے لندن تشریف لے جانے کے بعد آپ کو جن خدمات کی سعادت ملی وہ آپ کی زندگی کا بلاشبہ اہم ترین باب ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو اپنے قرب میں جگہ دے اور آپ کے درجات بلند کرتا چلا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۸۔ ہجرت ۱۳۷۱ ہش ۱۸۔ مئی ۱۹۹۲ء

اللہ تعالیٰ کے احسانات

صحافی لوگ اکثر کہتے ہیں کہ اچھی خبر کوئی خبر نہیں۔ بُری خبر خبر ہے۔ شائد اسی لئے رجحان اس طرف ہو جاتا ہے کہ بُری سے بُری خبر چھاپو اور لوگوں کو "باخبر" رکھو۔ اس سے آگے بڑھیں تو زرد صحافت آجاتی ہے۔ جس میں اچھی خبر تو کوئی ہوتی ہی نہیں۔ ہم نے اس بات کا تذکرہ ضمنی طور پر کیا ہے۔ اصل مقصد یہ بات نہیں ہے۔ اصل مقصد یہ ہے کہ کس حد تک انسانی فطرت اچھی باتوں کو نظر انداز کر دیتی ہے اور بُری اور تکلیف دہ بات کا نوٹس لینے لگتی ہے۔ لوگ ذرا ذرا سی بات پر مایوس ہو جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ۔ ان کی زندگی میں ہزاروں باتیں اچھی ہوتی ہیں۔ ان سب کو بھول جاتے ہیں۔ تکلیف آئی تو واویلا شروع کر دیا اور یہ محسوس کرنے لگے کہ ساری زندگی۔ یعنی زندگی کا ہر لمحہ تکلیف ہی میں گذر رہا ہے۔ حالانکہ کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احسانات یاد کرنے لگیں اور انہیں شمار کرنے کی کوشش کریں تو شمار کرنا انسان کی طاقت سے باہر ہے۔ حالانکہ اگر تکالیف شمار کرنے لگیں تو ایک دو تین کے بعد گنتی ختم ہو جاتی ہے۔ ہر لمحہ انسان اللہ تعالیٰ کا محتاج ہے۔ اور اس کا ہر لمحہ اس طرح گذرتا ہے جس طرح اللہ تعالیٰ نے اس کا ہاتھ پکڑ کر آگے چلایا ہو۔ لیکن اس بات کی طرف انسان کا دھیان جاتا ہی نہیں۔

حضرت فضل عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں۔

"اللہ تعالیٰ کے بڑے بڑے رحم انسان کے اوپر ہیں۔ کوئی ایسا انسان نہیں جو گن سکے۔ کیونکہ ہر کام میں انسان اس کا محتاج ہے۔ عمر بھر کے احسان گجا۔ صرف صبح سے شام تک جو احسان اللہ تعالیٰ انسان پر کرتا ہے وہ بھی کوئی گننے بیٹھے تو نہیں گن سکتا۔ اور پھر ہزاروں احسان تو ایسے ہیں کہ انسان خود بھی نہیں سمجھ سکتا۔ مثلاً بیسیوں بیماریاں ہیں جو خود بخود پیدا ہوتی اور خود بخود محض اللہ کے فضل سے دُور ہو جاتی ہیں۔ میں نے تجربہ کار ڈاکٹروں سے سُنا ہے کہ جب انہوں نے کسی انسان کا پوسٹ مارٹم کیا تو معلوم ہوا کہ اسے سِل ہوئی تھی جو اندر ہی اندر اچھی ہو گئی۔" حضور مزید مثالیں دے کر بتاتے ہیں کہ کئی ایسی بیماریاں ہیں جو اپنا کوئی نشان نہیں چھوڑتیں۔ وہ پیدا ہوتی ہیں اور ختم ہو جاتی ہیں۔"

ہم ان باتوں پر غور کریں تو یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ ہم اچھی باتوں کی طرف تو نظر اٹھا کر بھی نہیں دیکھتے اور بُری باتوں کو اُچھالتے ہیں۔ چاہیئے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کریں۔

انسان کو انسان سے کرتے ہیں جُدا لوگ
بن جاتے ہیں اک بندۂ لاشئے سے خُدا لوگ
انسان کو انسان سمجھنے سے ہیں قاصر
یہ لوگ ہیں ایسے کہ ہیں محصورِ اَنا لوگ

ابوالاقبال

مجھ سے ملئے تو پیار سے ملئے
ورنہ اُس کم عیار سے ملئے

میرے سینے پہ سج رہے ہیں زخم
اُس انوکھی بہار سے ملئے

میری آنکھوں میں ہے جھلک اُس کی
حسنِ تُرک و تتار سے ملئے

مجھ کو حیرت سے دیکھتے ہیں آپ
اِک نئے بادہ خوار سے ملئے

ملئے دار و رسن کے رسیا سے
عاشقِ گیر و دار سے ملئے

چھوڑیئے منزلوں کے افسانے
سنگِ خارا و خار سے ملئے

اور لوگوں کے پاس وقت کہاں
مجھ غریب الدّیار سے ملئے

ہر خرابے میں اک خزانہ ہے
دُھول میں شہسوار سے ملئے

اینٹ گارے سے آپ کو مطلب
آپ اہلِ دیار سے ملئے

گر نسیم آپ کو ہے شوقِ خزاں
میری ڈھلتی بہار سے ملئے

نسیم سیفی

واقفینِ نَو کی تربیت

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہر واقفِ زندگی بچّہ جو وقفِ نَو میں شامل ہے۔ بچپن سے ہی اس کو سچ سے محبت اور جھوٹ سے نفرت ہونی چاہیئے اور یہ نفرت اس کو گویا ماں کے دُودھ میں ملنی چاہیئے۔ جس طرح RADIATION کسی چیز کے اندر سرایت کرتی ہے اس طرح پرورش کرنے والی ماں کی باتوں میں سچائی اس بچّہ کے دل میں ڈوبنی چاہیئے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشیر احمد آرچرڈ
محمد زکریا ورک

سکونِ قلب

سکونِ قلب ایک اندرونی کیفیت ہے جس کو پانے کے لئے ہر کوئی خواہش کرتا ہے۔ مگر بہت تھوڑے اس کو پاتے ہیں اکثر وہ لوگ جن کو اشتعال انگیزی کا نشانہ بنایا جائے وہ بے چینی اور مایوسی کا کم و بیش اظہار کرتے ہیں۔ حقیقی سکونِ قلب کا اظہار انسان کے کردار سے نمایاں ہوتا ہے اور اس کا اظہار انسان کی آواز، رفتار اور دیگر جسمانی حرکات سے ہوتا ہے۔ یہ درحقیقت آسمانی نعمت ہے جو انسان کے اندر سکونت پذیر رہتی ہے اور ہماری شخصیت کو چوبیس گھنٹے متاثر کرتی ہے۔

رُوح کا سکون ایک ایسی خصوصیت ہے جسے ہر کوئی اپنے اندر پیدا کر سکتا ہے۔ اس امر میں کامیابی کے حصول کے لئے ضروری اجزاء یہ ہیں۔ دعا، دماغی توجہ، ضبطِ نفس، پختگیٔ ارادہ اور استقلال یہ بات یقیناً انسان کو اپنی منزل کی طرف اڑا کر لے جائے گی اور وہ جلد ہی ایک عظیم انقلاب اپنے اندر محسوس کرے گا۔ اپنی کوششوں کے اوّلین ثمرات سے وہ مطمئن نہ ہوگا۔ چنانچہ وہ مزید ترقی کے لئے خواہش اور کوشش کرتا رہے گا اور ہمیشہ اپنے اعمال میں احتیاط برتے گا تا ذراسی لغزش بھی اس کے روحانی توازن کو بگاڑ نہ دے اور جوں جوں وہ ترقی کرے گا سکون اور اطمینان اس کے خیالات اور اعمال پر اس قدر حاوی ہوں گے کہ اس کو ہر وقت چوکس رہنے کے لئے مزید کوشش اور احتیاط درکار نہ ہوگی اور یہ چیز اس کی فطرت ثانیہ بن جائے گی۔

جس شخص کو سکونِ قلب حاصل ہو جاتا ہے وہ دنیا کی تکالیف اور دکھوں سے آزاد نہیں ہو جاتا۔ ایسا شخص ان تکالیف سے خوب واقف ہوتا ہے اور ان کو نہایت سکون سے قبول کرتا ہے اور دیکھنے والا ایسے شخص میں بظاہر کوئی جذباتی تغیر نہیں دیکھ سکتا۔

حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے کو اپنی پہلی بیٹی عصمت سے بہت لگاؤ تھا۔ جب وہ بیمار ہوئی تو آپ نے اس کی بہت دیکھ بھال کی۔ لیکن جب وہ بقضائے الٰہی فوت ہوگئی تو ایسا محسوس ہوتا تھا گویا آپ اسے بالکل بھول گئے ہیں آپ نے خدا کی مرضی کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا تھا۔

ایک اور موقعہ پر بعض عیسائی پادریوں نے آپکے خلاف قتل کا جھوٹا مقدمہ دائر کر دیا۔ ایسی حالت میں عموماً لوگ بے چینی اور اضطراری کا اظہار کرتے ہیں مگر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بالکل پرسکون رہے کسی کو گمان بھی نہ ہو سکتا تھا کہ آپ کے اوپر قتل کا الزام عائد ہے۔

جس شخص کو سکونِ قلب حاصل ہو وہ کبھی گھبراتا نہیں ہے زندگی یا موت۔ صحت کی خرابی۔ مصائب و تکالیف اس کو پریشان نہیں کرتے۔ اگرچہ ایسا شخص ان مصائب کے اثرات سے متأثر ضرور ہوتا ہے۔ لیکن اس کے سکون و حرکات پر اسے پورا ضبط حاصل ہوتا ہے۔ قرآنِ پاک میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ انسان کو مختلف مصائب میں مبتلا کر کے صبر سکھلاتا ہے.... حقیقت تو یہ ہے کہ تکالیف اور مصائب کے دوران ہی انسان کی صحیح پہچان ہوتی ہے جبکہ انسان کو تمام نیکیوں سے افضل نیکی یعنی صبر کے مظاہرے کا موقعہ ملتا ہے۔

سفلی جذبات کو زیر کرنا کوئی آسان کام نہیں مبارک ہیں وہ لوگ جو اس میں کامیاب ہوتے ہیں۔ بعض لوگ سب سے نیک اور بزرگ سمجھے جاتے ہیں۔ مگر ذراسی بات پر وہ اس قدر بے صبری اور غم و غصہ کا مظاہرہ کرتے ہیں کہ ان کے معتقدین حیران و ششدر رہ جاتے ہیں۔

ہمارے اس مضمون کا مقصد پرسکون قلب کی جاذبیت کی طرف توجہ مبذول کرانا ہے۔ تاکہ قارئین ایسی ذہنی کیفیت پیدا کریں اور اس ذہنی حالت کے پیدا کرنے کے لئے ایسے گر بتلائے جائیں کہ انسان ان بلندیوں کی طرف پرواز کر سکے۔

جو شخص "سکونِ قلب" کی تلاش میں سرگرداں ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ہر ایسی حالت اور موقعہ سے آگاہ ہو جو اس کی روح کو برباد کر دے اور روزمرہ زندگی کے ان تمام واقعات سے آگاہ ہو جہاں اُسے ٹھوکر لگنے کا احتمال ہو اور وہ ان حادثات سے بچنے کے لئے مناسب اقدامات کرے۔ اس عظیم مقصد کے حصول کے لئے یہ امر بہت مفید ہے کہ آنے والے خطرات سے محفوظ رہنے کے لئے اُن امور کا علم ہو جو اس کی راہ میں حائل ہوتے ہیں۔ سیاہ بادل آنے والے طوفان کی علامت ہوتے ہیں اُنہیں دیکھ کر راہ گیر پناہ تلاش کرتا ہے گھر والی دھوپ میں لٹکے ہوئے کپڑوں کو جلد جلد اکٹھا کر لیتی ہے اور گڈریا اپنا ریوڑ ہانک کر باڑہ میں لے جاتا ہے۔ وہ سب سمجھ جاتے ہیں کہ طوفان کی آمد ہے اور اس سے بچاؤ کا سامان ضروری ہے۔

سیلف کنٹرول کے نہ ہونے سے بے صبری جلا دیا تو آپ نے مسکرا کر فرمایا شائد خدا تعالیٰ کو اس سے بہتر مسودہ لکھوانا منظور تھا۔

یاوہ گوئی

بعض لوگ بہت باتونی ہوتے ہیں۔ خود ستائی میں وہ اس قدر دوسروں کو بور کرتے ہیں کہ انسان پریشان ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو توجہ دینا نہایت مشکل کام ہے۔ سننے والے کے لئے ایسا شخص گویا صبر کا امتحان ہوتا ہے۔

غذا

بعض اوقات غذا انسان کی پریشانی کا موجب ہو جاتی ہے بچے اس کا اظہار بہت خوبی سے کرتے ہیں بعض خاوند اپنی بیویوں پر اس لئے ناراض ہوتے ہیں کہ کھانا وقت پر تیار نہ تھا۔ بھوک اعصاب پر بری طرح اثر انداز ہوتی ہے اور جو حضرات روزوں کے عادی نہیں ہوتے۔ بھوک ان کیلئے وبال جان بن جاتی ہے۔ ہم سب کو بھوک کی علامات ظاہر ہوتے ہی خبردار ہو جانا چاہیئے۔

مالی پریشانیاں

مالی مسائل اکثر دماغ پر بوجھل ہوتے ہیں۔ ان مسائل سے انسان کی صحیح قدریں گر جاتی ہیں۔ پریشانیاں بڑھ جاتی ہیں۔ مالی مسائل ہمارا ذہنی سکون خراب کرنے کا باعث نہیں ہونے چاہیئیں بلکہ سکونِ قلب ہمارا مقصد و مدعا ہونا چاہیئے۔ ہمیں خدا پر توکل رکھنا چاہیئے۔ اور اس کا شکر گزار ہونا چاہیئے کہ احمدیت کے ذریعے ہمیں وہ لازوال دولت ملی جو دنیا کی تمام دولت سے بھی زیادہ قیمتی ہے۔

سکونِ قلب انسان کو ہشاش بشاش اور مسکراتا ہوا چہرہ رکھنے میں ممد ہوتا ہے۔ خواہ انسان کو کیسے ہی مالی مسائل درپیش ہوں۔

تھکاوٹ

تھکا ماندہ انسان مسکراہٹوں سے دور ہوتا ہے۔ اس کے اعصاب کھنچے ہوتے ہیں۔ ہر چیز طبیعت کے خلاف اور شکایت کا موجب بن جاتی ہے۔ تھکے ہوئے شخص کو اپنی گفتگو اور آواز کی طرف خاص توجہ دینی چاہیئے۔

گالی گلوچ

بعض لوگ اپنی زبان کو گالی گلوچ کے مہلک ہتھیار سے مسلح رکھتے ہیں تا وہ دوسروں کو بے عزت کر سکیں اگر آپ کی کوئی اس طرح بے عزتی کرے تو میرا مشورہ یہ ہے کہ خاموش رہیں۔ اور ایسے مفسد شخص کے سامنے تو لازماً خاموش رہیں۔ اس کام کے بے آرامی گالی گلوچ، غصہ اور طنز آمیزی کے دروازے کھل جاتے ہیں ان سب پر قابو پانا ضروری ہے۔ اب ہم روزمرہ زندگی کی چند ایسی باتوں کا ذکر کرتے ہیں جو انسان کو برائی کی طرف لے جاتی ہیں۔ یہ صرف وارننگ سائن ہیں اور جونہی یہ نظر آئیں ان کے خلاف حفاظتی انتظامات کئے جائیں۔ ہر علامت کو ایک چیلنج سمجھا جائے اور ضبطِ نفس کا ایک زینہ سمجھا جائے۔ مجھے یقین ہے کہ رفتہ رفتہ ان پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

شور

شور عام طور پر اعصاب شکنی، غم و غصہ اور تلخ نوائی کا باعث بن جاتا ہے۔ گھر میں بچوں کا شوروغل بعض دفعہ گھر والوں کے لئے ناراضگی کا باعث بن جاتا ہے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اپنے بعض علمی شاہکار اسی قسم کے شوروشغف کے درمیان تحریر فرمائے۔ جو آپ کے گرد و پیش جاری رہتا تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو سخت سر درد تھا اور حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے عرض کیا کہ بچوں اور ملازموں کا شور حضور کی طبیعت پر بوجھ تو نہیں۔ فرمایا میں خود ان سے یہ کہنا پسند نہیں کرتا۔ البتہ آپ نرمی سے ان سے خاموشی کے لئے کہہ دیں۔

اسی طرح ایک اور موقعہ پر حضور سے پوچھا گیا کہ آپ گھر کے شوروغل میں کیسے علمی کام کر لیتے ہیں تو فرمایا کہ میں تو اس طرف توجہ ہی نہیں کرتا۔ لہٰذا مجھے یہ ناگوار نہیں گذرتا۔

خلل اندازی

بعض اوقات انسان جب کسی دلچسپ کام میں ہمہ تن مصروف ہوتا ہے تو بے وجہ کی خلل اندازی بہت بری محسوس ہوتی ہے۔ حتیٰ کہ ایک چہچہاتا ہوا پرندہ یا مکھی و مچھر کی بھنبھناہٹ بھی اس قدر بری محسوس ہوتی ہے کہ انسان غصہ میں آپے سے باہر ہو جاتا ہے اور اسی طرح نیند میں خلل بعض لوگوں کو بہت برا لگتا ہے۔

کہتے ہیں کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کا خط ملا

مکرم محمد خان رانا صاحب ایڈووکیٹ بہاول نگر لکھتے ہیں:

"بخیرم و خیر خواہم۔ گذشتہ دنوں الفضل میں آپ نے ایک چھوٹی سی بات کے عنوان کے تحت خط بند کرنے کے آداب اور کامن پن لگانے کا طریقہ شائع فرما کر صحافت پر جو قوم کی تعلیم و تربیت کی اہم ذمہ داری عائد ہوتی ہے اسے خوب نبایا نیز ثابت کر دیا کہ صحافت ایک مشن ہے تجارت نہیں۔ بد قسمتی سے آج کل صحافت میں سے یہ عنصر غائب ہوتا جا رہا ہے۔ آپ کی "نکتہ شناسی" اور "نکتہ رسی" کی شہ پا کر "ایک چھوٹی سی بات" عرض کر رہا ہوں اور وہ ایک اشتہار ہے۔ جو آپ کے موقر جریدہ کی کئی اشاعتوں میں چھپ چکا ہے۔ اور "ملازم کی ضرورت" کے سلسلہ میں تھا۔ اس میں "ایک عدد" مستری اور "دو عدد" سپروائزر وغیرہ پڑھ کر سخت کوفت ہوئی ایسے لگا جیسے کوئی کسی شخص کو سیر گلستان کے دوران جھنجھوڑ یا جھٹک دے۔ انسانوں کی تعداد متعین کرتے وقت ہمیشہ "کس" کا لفظ استعمال ہوتا ہے اور عدد کا لفظ بے جان اشیاء کے لئے ہمیں تو آٹھویں جماعت میں بتایا جاتا تھا کہ اتنے عدد میز، ایک عنان اسپ ایک زنجیر فیل ایک مہار شتر، اور چھ کس مزدور وغیرہ وغیرہ۔ اشتہار کے بارہ میں آپ کی کوئی ذمہ داری نہیں ہوتی۔ یہ بات درست مگر الفضل تو (جیسا کہ خدا نے چاہا) بین الاقوامی طور پر پڑھا جانے والا اخبار ہے اور آپکی ادارت میں شائع ہونے کی بناء پر اس کی ہر تحریر کو "سند" کا درجہ حاصل ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مجھے خدشہ ہے کہ کہیں "ایک عدد مستری" کی بندش رائج نہ ہو جائے۔ اور لوگ الفضل کو سند کے طور پر پیش نہ کرنے لگیں۔ لہٰذا اگر "تو برا نہ مانے" تو یہ عرض کروں کہ آپ اپنے انداز میں اسے ایک "ایک چھوٹی سی بات" سمجھ کر کسی طور اصلاح یا تلافی فرما دیں آجکل تو کوئی فاضل صحافی برا ماننے کو برا منانا بھی تحریر کرتے ہیں۔ اس کے بارہ میں آپ کا کیا ارشاد ہے۔ مجھے دوستوں اور احباب کی تعریف کرتے ہوئے بھی خود ستائی کا گمان لگتا ہے اس لئے کبھی آپ کو الفضل کی موجودہ صورت اور ہیئت کے بارے میں خط لکھنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اللہ کرے زور قلم اور زیادہ۔

اس خط کی باقی باتیں تو ایک طرف ایک چھوٹی سی بات جس نے بہت لطف دیا وہ ہے محمد خاں رانا صاحب کے نام کے ساتھ "آپکا ایک نیم خواندہ قاری" لطف اس لئے آیا کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایڈووکیٹ ہے اور ہم جانتے ہیں ایک خاصا کامیاب تجربہ کار ایڈووکیٹ ہے۔ وہ اگر اپنے آپ کو "نیم خواندہ قاری" کہے تو بتائیے کہ ہم جیسے لوگ جنہوں نے ایک روکھا پھیکا بی۔ اے کیا ہوا ہے اور اس کے آگے کسی کلاس میں داخلے کا موقعہ نہ ملا وہ اپنے آپ کو کیا کہے۔ لیکن خیر یہ تو ضمنی بات تھی۔ اگرچہ یہی بات بہت بڑی بات بھی ہو سکتی ہے کہ ایک ایڈووکیٹ اپنے آپ کو نیم خواندہ کہے۔ لیکن ہم چونکہ "ایک چھوٹی سی بات" کے کالم میں بات کر رہے ہیں۔ اس لئے اسے ایک چھوٹی سی بات ہی کہتے ہیں۔ اب آئیے "عدد" اور "کس" کی طرف۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ ہم نے بھی آج سے ساٹھ سال پہلے یہی بات پڑھی تھی لیکن ساٹھ سال کے دوران کبھی ایک دفعہ بھی ایک زنجیر فیل ایک مہار شتر سننے کا موقعہ نہیں ملا۔ نہ صرف یہ کہ سننے کا موقعہ نہیں ملا بلکہ پڑھنے کا بھی موقعہ نہیں ملا۔ حقیقت یہ ہے کہ آج سے ساٹھ سال قبل اردو اور اردوئے معلےٰ میں فرق کیا جاتا تھا۔ اردوئے معلےٰ محلاتی زبان بڑی احتیاط کے ساتھ اور بڑے رکھ رکھاؤ کے ساتھ بولی جاتی تھی۔ اور لکھی جاتی تھی۔ لیکن نہ محل رہے نہ محلوں میں رہنے والے نواب اور راجے اور نہ انکی زبان۔ اب کوئی اردوئے معلےٰ لکھے تو اسے داد و تحسین نہیں ملتی اس کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ اس لئے کہ وقت نے تاریخ کا دھارا محلوں کی طرف سے موڑ کر جھونپڑیوں کی طرف کر دیا ہے۔ اب دنیا کی تاریخ میں بادشاہوں نوابوں اور راجوں کے نام یاد رکھنے نہیں پڑتے۔ یہ معلوم کرنا پڑتا ہے کہ کسی زمانے میں۔ کسی عہد میں۔ لوگوں نے کیا کہا۔ لوگوں سے مراد عوام الناس ہوتے ہیں۔ حقیقت میں پہلے ہم جیسے طالب علم بادشاہوں کے نام سن پیدائش اور سن وفات یاد کر کر کے ہار جایا کرتے تھے۔ اب تاریخ نے اسی دھارے کا رخ بدل دیا ہے۔ اسی طرح زبان کا دھارا بھی۔ جہاں تک زبان کا تعلق ہے یہ بات ہرگز نہ بھولنی چاہئے کہ زبان ہمیشہ بدلتی رہتی ہے اس میں لفظ داخل بھی ہوتے ہیں اور اس میں سے لفظ نکالے بھی جاتے ہیں۔ داخل ہونے کا تو ہم سب کو تجربہ ہے۔ جہاں تک الفاظ کے نکالنے کا تعلق ہے۔ آج غالب کی روح سے کوئی پوچھے کہ بور تو نہیں ہو گئے تو غالب ہمارا منہ تکیں گے کہ بور کیا ہوتا ہے۔ ہم اگر کوئی فہرست دیکھیں جس میں متروک الفاظ دیئے ہوئے ہوں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ جو زبان آج سے ساٹھ سال پہلے بولی جاتی تھی۔ وہ اب نہیں بولی جاتی۔ اس زبان میں اور آج کی زبان میں بہت فرق ہے۔ اب زبان سہل ہو گئی ہے۔ اس پر جو بے وجہ بعض امراء نے۔ زبان کے امراء کہیئے یا روپے کے امراء۔ نے الفاظ لاد رکھے تھے اب وہ اتار کر پھینک دیئے گئے ہیں۔ اب ان الفاظ کو کسی صورت بھی استعمال نہیں کیا جاتا چنانچہ "عدد" اور باقی الفاظ جو اس خط میں لکھے گئے ہیں جن کا تعلق فیل، مہار اور عنان اسپ وغیرہ سے ہے وہ متروک ہو چکے ہیں۔ اب عدد کا تعلق واقعی عدد سے ہے۔ کتنے گھوڑے چھ گھوڑے۔ آپ چھ گھوڑوں کی لگامیں کیوں کہتے ہیں۔ کتنے ہاتھی پانچ ہاتھی پانچ ہاتھیوں کی زنجیر کیوں کہتے ہیں۔ ہو سکتا ہے جب آپ پانچ ہاتھی دیکھیں تو اس کی ایک بھی زنجیر موجود نہ ہو آخر جب یہ کھلے میدانوں میں پھرتے ہیں تو نہیں نہ تو زنجیر سے جکڑا ہوتا ہے نہ عنان ہے۔ اور نہ شتر کی مہار ہوتی ہے۔ پھر ان کو ان الفاظ سے کیوں یاد کیا جائے۔ کیا یہ مطلوب ہے کہ اگر زنجیر سے بندھا ہوا ہے۔ تو ایک زنجیر فیل کہیں اور اگر ہاتھی بغیر زنجیر کے ہے تو صرف ایک ہاتھی کہیں۔ مقصد یہ ہے کہ زبانیں بدلتی رہتی ہیں اور زبان کا دستور یہ ہے کہ وہ سادہ سے سادہ تر ہوتی چلی جاتی ہے۔ کوئی ایسی زبان نہیں ہے جو سادہ ہو اور اسے مشکل بنایا جائے۔ لیکن دنیا کی ہر زبان ایسی ہے کہ پہلے مشکل تھی اب اسے سادہ بنایا جا رہا ہے۔ اب اسے عوام الناس کی زبان بنایا جا رہا ہے۔ اب اس پر سے بوجھ اتارے جا رہے ہیں۔ اور بالکل سادگی کے ساتھ اسے بیان کیا جا رہا ہے۔ اس لئے ہمارے خیال میں ایک عدد مستری کہنے سے خیال عدد ایک کی طرف جاتا ہے۔ چھ عدد بھی آخر کیا ہے عدد ہی ہے ہم انسانوں ہی کے متعلق اعدادی اور افرادی قوت کہتے ہیں۔ ان کی اعدادی اور افرادی قوت کتنی ہے؟ اس سے مراد یہی ہوتا ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں۔

البتہ ہم رانا صاحب کو انکی وضعداری کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے آج سے ۶۰۔ ۷۰ سال پہلے پڑھے ہوئے الفاظ کو استعمال نہ ہوتے دیکھ کر یوں محسوس کیا کہ سیر گلستان کے دوران جھنجھوڑ دیئے گئے ہیں یا جھٹک دیئے گئے ہیں۔ ہم اس کے لئے معذرت طلب ہیں لیکن کہینگے یہی کہ آج کے زمانے میں اتنی عنان اسپ اور اتنے زنجیر فیل اور اتنے مہار شتر زبان کی خوبی نہیں زبان کی خامی یا زبان کی وہ حیثیت جسے ترک کیا جا رہا ہے سمجھا جاتا ہے اس لئے ہم رانا صاحب سے گذارش کرینگے کہ اب اپنے آپ کو اس زبان کا عادی بنائیں جو عوام الناس کی زبان ہے جس زبان پر سے بوجھ اتارے جا چکے ہیں۔ اور اتنے عدد مستری اور اتنے عدد سپروائزر کی بندش کو رائج ہونے دیجئے تاکہ ہر شخص پڑھ سکے اور سمجھ سکے۔

جہاں تک برا ماننے اور برا منانے کا تعلق ہے اصل ترکیب تو برا ماننا ہی ہے۔ لیکن آپ نے شائد سنا ہو گا کہ اردو زبان میں جیسے کہ بعض دوسری زبانوں میں بھی بعض الفاظ اور بعض تراکیب غلط العام ہوتی ہیں اور غلط العام کو عام طور پر صحیح کہا جاتا ہے۔ برا منانا بھی غلط العام ہے۔ غلط نہیں ــــ غلط ہوگا۔ لیکن اب غلط العام ہے۔ اور اسے درست سمجھا جاتا ہے۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ اگر "برا ماننے" لکھا جائے تو برا منانے سے زیادہ بہتر ہے۔

آپ نے یہ کہہ کر کہ مجھے دوستوں اور احباب کی تعریف کرتے ہوئے بھی خود ستائی کا گمان لگتا ہے۔ میری بہت پذیرائی کی ہے۔ میں آپکا ممنون ہوں۔

(آپ نے اشتہارات کے بارے میں لکھا ہے کہ "آپکی کوئی ذمہ داری نہیں ہے"۔ اس سلسلہ میں گذارش ہے کہ ہر اشتہار میری نظر سے گذرتا ہے۔ میں اس کی تصدیق کر کے اس پر دستخط کرتا ہوں تو پھر اس کی کتابت ہوتی ہے۔ اس لئے الفضل میں ہر لکھے ہوئے لفظ کی ذمہ داری مجھ پر ہے۔ ٹھیک ہے جب بھی اور خدانخواستہ غلط ہے جب بھی)

ضروری بات خدا شناسی ہے کہ خدا تعالیٰ کی قدرت اور جزا سزا پر ایمان ہو اسی کی کمی سے دنیا میں فسق و فجور ہو رہا ہے۔ لوگوں کی توجہ دنیا کی طرف اور گناہوں کی طرف بہت ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ـ وسعتِ مطالعہ

مکرم مولوی عبد الباسط شاہد صاحب لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت صاحب کو غیر معمولی قابلیتوں اور ظاہری و باطنی علوم سے نوازا تھا۔ آپکی معلومات کی وسعت کا صحیح اندازہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ قرآن مجید سے آپکا غیر معمولی قلبی تعلق تو آپکی ہر تقریر و تحریر سے عیاں ہے۔ کلام اللہ کے مقام و مرتبہ کا اظہار و بیان آپکی ہزاروں صفحات پر مشتمل تصانیف جو اپنوں اور غیروں سے خراج تحسین حاصل کر چکی ہیں نہایت حسن و خوبی سے کرتی ہیں۔ آپ کی بے شمار تقاریر اور خطبات کے عنوانات بے مثال، حیرت انگیز تنوع رکھتے ہیں۔ اکثر تقاریر میں مذہبی علوم اور فلسفہ الٰہیات بیان ہوا ہے۔ بعض تقاریر مذاہب کے تقابلی مطالعہ پر بصیرت افروز روشنی ڈالتی ہیں۔ بعض تقاریر میں مختلف اقتصادی نظاموں کا موازنہ کر کے قرآنی نظام اقتصاد کی فضیلت و برتری ثابت کی گئی ہے بعض کتب و تقاریر میں سیاست و مدنیت کے مختلف پہلوؤں پر سیر حاصل تبصرے کر کے قرآنی ہدایت کی عظمت ظاہر کی گئی ہے۔ غرضیکہ ہر ضروری علم اور مضمون پر آپکی ٹھوس معلومات پر مشتمل کتب اور تقاریر آپکے مخصوص اور منفرد نہایت سلیس اور سادہ مگر موثر و دلنشین انداز میں روشنی ڈالتی ہیں۔ اس قدر متنوع عنوانوں کے مختلف ممکنہ پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے مفید علمی مواد اور دلچسپ انداز بیان آپکی خداداد قابلیت اور وسعت مطالعہ کا بیّن ثبوت ہے۔ حضرت صاحب نے صدر انجمن احمدیہ کا موجودہ نہایت کامیاب نظام جاری فرمانے سے قبل انسانی جسم کی بناوٹ کے متعلق ضخیم طبی کتب کا مطالعہ فرمایا تاکہ دل و دماغ اور جوارح کا باہم تعلق معلوم کر کے اس نظام سے استفادہ کرتے ہوئے جامع اور نقائص سے پاک نظام جاری کیا جا سکے۔ آپ اپنی زندگی کے ابتدائی ایام سے ہی جب کہ آپکو بہت ہی محدود جیب خرچ ملتا تھا۔ اپنے ذوق مطالعہ کی تسکین کے لئے کتب کی خرید پر کچھ نہ کچھ رقم ضرور خرچ کر دیتے۔ اور اس طرح آپ نے منتخب کتب کی ایک اچھی لائبریری بنائی ہوئی تھی۔ آپکے ذاتی کتب خانے کی ہزاروں کتب جماعتی مرکزی لائبریری کی افادیت میں اضافہ کا باعث بنی ہوئی ہیں۔ جن میں سے سینکڑوں کتب پر آپ کے دست مبارک کے نشانات دیکھے جا سکتے ہیں جو اس بات کے غماز ہیں کہ ان تمام کتابوں کا حضور مطالعہ فرما چکے ہیں۔ آپ کی لائبریری میں صرف مذہبی علوم کی کتب ہی نہیں تھیں بلکہ تمام متداول علوم کی بنیادی کتابیں موجود ہیں۔ یہاں تک کہ مرغبانی کے متعلق تین جلدوں پر مشتمل ایک کتاب بھی موجود ہے۔ جس کا ذکر حضور کی بعض تقاریر میں بھی آتا ہے۔ خوشبو اور عطر سے آپکو خاص لگاؤ اور اُنس تھا اس موضوع پر بھی آپ نے بہت سی کتب کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ تاریخ آپکا خاص مضمون تھا۔ اور بعض تاریخی واقعات پر آپکے مسلسل خطاب ظاہر کرتے ہیں کہ آپ ہر کتاب کو غور سے پڑھ کر صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی صلاحیت سے مالا مال تھے۔ اسی طرح بعض چھوٹی چھوٹی اور بظاہر معمولی باتوں سے اپنے خداداد علم اور فراست کی وجہ سے بڑے مفید نتائج اخذ کر کے ان سے خود بھی فائدہ اٹھاتے اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچاتے۔ حضور کے خطبات و تقاریر اور کتب و تصانیف کے علاوہ مجالس علم و عرفان بھی حضور کی اس قابلیت کی شاہد ہیں۔

ایک دوست نے عرض کیا کہ حضور کو تصوف کی کونسی کتاب پسند ہے۔ اس سلسلے میں مکرم مولوی عبد الباسط صاحب کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ حضور کو تو سب سے زیادہ قرآن مجید پسند ہے اس کے علاوہ اگر کسی نے کوئی اور کتاب بھی پڑھنی ہو تو سید عبد القادر جیلانی کی کتاب فتوح الغیب پڑھیں۔ بڑی صاف کتاب ہے۔ حضور نے فرمایا کہ فتوح الغیب ایسی کتاب ہے جس میں سید عبد القادر جیلانی نے کوئی ایسی اصطلاحیں استعمال نہیں کیں جو نامانوس اور ناقابل فہم ہوں۔ اس میں ہدایت ہی ہدایت اور نور ہی نور ہے۔ اور فرمایا مجھے تو اس کتاب میں کوئی ایسا فقرہ نظر نہیں آیا جو زائد اور بلاضرورت ہو۔ یا جس میں نور اور ہدایت نہ ہو۔ اس کے علاوہ اگر کوئی اور کتاب پڑھنے کی ضرورت پیش آئے تو مثنوی رومی اعلیٰ درجہ کی کتاب ہے اس بات کا ذکر الفضل ۲۶۔ جولائی ۱۹۴۴ء سے ملتا ہے۔

ایک اور مجلس میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب نے ایک حدیث کی کتاب کے متعلق سوال پوچھا اس کے جواب میں حضور نے فرمایا۔

کہ حضرت امام جماعت الاول نے ایک دفعہ مسند احمد بن حنبل کے متعلق بتایا کہ یہ حدیث کی ایک نہایت معتبر کتاب ہے۔ حضور نے اس کتاب کے مختلف پہلوؤں کا تفصیلی ذکر فرمایا۔

یاد رہے کہ مسند احمد بن حنبل حدیث کی ضخیم ترین کتاب ہے۔ حضور کا اس کے متعلق تبصرہ فرمانا بتاتا ہے کہ آپ نے علم حدیث اور علمِ اصول حدیث کا وسیع مطالعہ کیا ہوا تھا۔ یہ امر بھی خالی از دلچسپی نہیں ہے کہ حضور کی ذمہ داریاں اتنی زیادہ تھیں کہ آپ دن رات کا اکثر حصہ انکی وجہ سے مصروف رہتے تھے۔ اس کے باوجود آپ اتنا زیادہ علمی کام اور مطالعہ کس وقت کرتے تھے۔ اللہ تعالےٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اُردو ـ پاکستان کی زبان

انگریزی روزنامہ ڈان کے ۷۔ مئی ۱۹۹۲ء کے شمارے میں مختار زمن سابق جنرل سیکرٹری آل انڈیا مسلم فیڈریشن کراچی سے لکھتے ہیں (خطوط کے کالم میں) قائداعظم محمد علی جناح کا اکثر حوالہ دیتے ہوئے لکھنے والے لکھتے ہیں کہ انہوں نے ۲۱۔ مارچ ۱۹۴۸ء کو ڈھاکہ میں کہا تھا کہ اردو اور صرف اردو پاکستان کی سرکاری زبان ہوگی۔ اس کا پورا حوالہ درج ذیل ہے۔ (جمیل الدین احمد جلد II صفحہ ۴۹۱ جو شیخ محمد اشرف نے شائع کی تھی)

"مجھے واضح ترین الفاظ میں یہ کہنے دیجئے کہ اس بات میں ہرگز کوئی سچائی نہیں ہے کہ بنگالی زبان کی وجہ سے آپ کے معمولات زندگی پر کوئی بُرا اثر پڑے گا۔ لیکن آخر کار یہ آپ کا کام ہے۔ اس صوبے کے لوگوں کا۔ کہ وہ فیصلہ کریں کہ آپ کے صوبے کی زبان کیا ہونی چاہیئے۔ لیکن مجھے اس بات کو واضح کرنے دیجئے کہ پاکستان کی سرکاری زبان اردو ہوگی اور اس کے علاوہ اور کوئی سرکاری زبان نہیں ہوگی۔ جو شخص یہ کوشش کرتا ہے کہ آپ کی غلط رہنمائی کرے وہ درحقیقت پاکستان کا دشمن ہے ایک سرکاری زبان کے نہ ہونے سے کوئی قوم استحکام حاصل نہیں کر سکتی۔ اور آپس میں مل جل کر نہیں رہ سکتی۔ اور چل بھی نہیں سکتی۔ آپ دیگر ممالک کی تاریخ کا مطالعہ کریں اس لئے جہاں تک سرکاری زبان کا تعلق ہے پاکستان کی زبان اردو ہوگی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا ہے ایسا ہونے میں وقت لگے گا۔"

قائداعظم محمد علی جناح کا ایک اور حوالہ ۲۴۔ مارچ ۱۹۴۸ء کا ہے۔ جب آپ ڈھاکہ یونیورسٹی کی کانووکیشن سے خطاب فرما رہے تھے۔ یہ صـ ۵۹۶ صـ ۵۹۷ پر ہے۔ آپ نے یہ باتیں پبلک میٹنگ میں کہی تھیں۔ ان کی یہاں مزید وضاحت کی۔ فرمایا۔

"مجھے اس بات کا اعادہ کرنے دیجئے کہ پاکستان کی سرکاری زبان کے متعلق میرے کیا خیالات ہیں۔ جہاں تک صوبے میں سرکاری استعمال کا سوال پیدا ہوتا ہے یہاں کے لوگ کوئی بھی زبان منتخب کر سکتے ہیں جو وہ چاہیں۔ یہ سوال بہر حال لوگوں کی خواہشات کے مطابق اس صوبے میں فیصلہ پائے گا۔ یہ خیالات آزادانہ طور پر ان کے نمائندوں کے ذریعے مناسب وقت پر اور جذبات سے الگ ہو کر سوچ بچار کرنے کے بعد ہوگا لیکن بہر حال سارے پاکستان کی زبان ایک ہوگی۔ جو مختلف لوگوں کو آپس میں ملائے گی اور جو مختلف صوبوں میں رابطہ پیدا کرے گی۔ اور وہ زبان اردو ہوگی۔ اور اس کے علاوہ اور کوئی زبان نہیں سکتی۔ اسی لئے سرکاری زبان لازمی طور پر اردو ہونی چاہیئے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے جسے دس کروڑ مسلمانوں نے برصغیر میں نشوونما دی ہے۔ یہ ایک ایسی زبان ہے جو پاکستان کے طول و عرض میں سمجھی جاتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات تو یہ کہ اس زبان میں کسی بھی صوبجاتی زبان سے زیادہ اسلامی کلچر اور مسلمانوں کی روایات موجود ہیں۔ اور جو زبانیں دوسرے اسلامی ممالک میں استعمال کی جاتی ہیں ان سے قریب ترین ہے۔ یہ بات بلاوجہ نہیں کہ انڈین یونین سے اس کو دیس نکالا دے دیا گیا ہے اور سرکاری طور پر اردو رسم الخط کے استعمال کی بھی ممانعت ہو چکی ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن سے لوگ آگاہ ہیں۔ وہ لوگ جواب زبان کا مسئلہ اٹھا کر مشکلات پیدا کرنی چاہتے ہیں۔ اس بات میں کوئی جواز نہیں ہے کہ کس وقت احتجاجی کیفیت اختیار کی گئی۔ لیکن وہ لوگ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ان کا مقصد وحید اس مسئلے کے اٹھانے سے یہ ہے کہ مسلمانوں کو آپس میں تقسیم کر دیں۔ اور انہوں نے اس بات کو کبھی راز

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ——— نون سین

سچی باتیں / جھوٹی باتیں

فسادات کے دوران بعض باتیں سچی ہوتی ہیں اور بعض جھوٹی۔ سچی باتوں سے بھی فساد پھیلایا جاسکتا ہے اور جھوٹی باتوں سے بھی۔ مطلب یہ ہے کہ کوئی واقعہ اور اس کی درست تشہیر کرنا بھی فساد کا موجب ہو سکتا ہے۔ اور محض فساد پھیلانے کے لئے کسی جھوٹی بات کی بھی تشہیر کی جاسکتی ہے حال ہی میں لاس اینجلس میں جو فسادات ہوئے ہیں ان میں کسی نے کسی کا لحاظ نہیں کیا۔ گورے اور کالے بھی آپس میں لڑے اور اس لڑائی کی لپیٹ میں کوریا کے لوگ بھی آئے سپین کے لوگ بھی پاکستان کے لوگ بھی اور اسی طرح کئی دیگر ممالک کے لوگ بھی جو اس علاقے میں رہائش پذیر تھے۔ یہ بات کہ ایک سیاہ فام ڈرائیور کو گوروں نے مارا پیٹا اور عدالت نے انہیں بری کر دیا بالکل درست ہے۔ یہ سچ ہے کہ مارا پیٹا بھی گیا۔ کیس بھی عدالت میں گیا، عدالت کا فیصلہ بھی سامنے ہے۔ سیاہ فام لوگوں کو اس پر طیش آگیا۔ لیکن یقیناً اس طیش کے نتیجے میں جو کچھ ہوا اس میں بعض ایسی باتیں بھی شامل ہونگی جو دراصل وقوع پذیر تو نہیں ہوئیں لیکن جلتی پر تیل کا کام دینے کے لئے ان باتوں کو گھڑا گیا۔ اور لوگوں کے سامنے پیش کیا گیا۔ اب ہم کہہ نہیں سکتے کہ یہ واقعہ درست ہے یا غلط کہ ایک پاکستانی کی دکان لوٹی گئی اسے مارا پیٹا گیا اور اس کے متعلق یہ کہا گیا کہ وہ پنجابی زبان میں سیاہ فام لوگوں کو گالیاں دیتا تھا اور اکثر انہیں کالو کہتا تھا۔ اور اس کے علاوہ بھی بعض اوقات جیسا کہ وہاں بتایا گیا بدزبانی کرتا تھا۔ اس وجہ سے اسے خوب مارا پیٹا گیا۔ مارا سیاہ فام لوگوں نے اور پھر یہ عجیب بات ہے کہ اسے بچایا بھی ایک سیاہ فام نے۔ اگرچہ بچانے والی سیاہ فام عورت تھی۔ مارنے والے سیاہ فام مرد۔ یہ عورت چھ بچوں کی ماں ہے اس نے دیکھا کہ ایک پاکستانی کو بہت بری طرح مارا جا رہا ہے۔ بلکہ اتنا مارا گیا ہے کہ وہ تقریباً بے ہوش ہو گیا ہے۔ وہ آگے بڑھی اور نوجوان کی راہ میں حائل ہو گئی جو اسے مار پیٹ رہے تھے۔ اس نے خدا کا واسطہ دے کر ان سے کہا کہ اگر یہ ایسا تھا بھی تو اسے اب آپ معاف کر دیں۔ اب یہ یقیناً آئندہ ایسی کوئی بات نہیں کریگا۔ وہ خاتون زیادہ بوڑھی نہیں تھی۔ اس نے نوجوانوں کو پکڑنے کی کوشش بھی کی۔ پکڑنا اس کے لئے مشکل تھا۔ لیکن بہرحال اس کی باتوں کا ان پر اثر ہوا اور انہوں نے اس پاکستانی کی پٹائی کرنی بند کر دی مگر سارے فسادات کے تناظر میں اس واقعے کو دیکھا جائے تو یہ ایک چھوٹی سی بات ہے وہاں تو خاصی تعداد میں لوگ مارے بھی گئے۔ انکی دکانیں اور گھر لوٹے گئے انہیں نذر آتش کیا گیا۔ یہ تو صرف ایک پاکستانی کو نوجوانوں نے مارا پیٹا تھا لیکن بہرحال یہ چھوٹی سی بات بھی رک سکتی تھی۔

بُرے ناموں سے پکارنا

لوگوں کو ایسے ناموں سے نہیں پکارنا چاہیئے جنہیں وہ پسند نہ کرتے ہوں یہ بات تعصب کا بھی اظہار ہو سکتا ہے۔ اور زبان کا چٹخارہ بھی۔ ان دونوں میں سے چاہے کوئی سی بات ہو لیکن یہ بات ہے بری۔ نہ تعصب کی بناء پر کسی کا برا نام رکھیئے نہ زبان کے چٹخارے کے لئے۔

معمر قذافی / لاس اینجلز

امریکہ میں لاس اینجلس میں جو فسادات ہوئے ہیں چونکہ ان کی بنیاد ایک عدالتی فیصلہ تھا۔ جس میں گورے ججوں نے گورے ملزموں کو رہا کر دیا تھا۔ معمر قذافی لیبیا کے لیڈر نے کہا ہے کہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ امریکہ میں کسی شخص کو انصاف نہیں مل سکتا۔ اگر وہاں ایسی باتیں سرعام آکر فسادات کا باعث بن سکتی ہیں تو یقیناً کسی بیرونی شخص کو صحیح معنوں میں انصاف ملنے کی توقع نہیں رکھنی چاہیئے۔ معمر قذافی کے اس بیان کے بعد برطانیہ نے انہیں اپنی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کی ہے اور کہا ہے کہ اگر ان دو افراد کو جن پر لاکربی کے مقام پر بم سے ہوائی جہاز کو اڑانے کا الزام ہے برطانیہ کے سپرد کر دیا جائے تو برطانیہ یقیناً منصفانہ طور پر اس مقدمے کی پیروی کے لئے ہر ممکن کوشش کرے گا۔ اور لیبیا انصاف سے محروم نہیں رہے گا۔

لیبیا کا تیل

لیبیا کو اس بات کا خطرہ ہے کہ اس پر تیل کے فروخت کی پابندی لگائی جاسکتی ہے۔ اور اس خطرے کے پیش نظر اس نے اپنے اخراجات میں کمی کرتے ہوئے یہ فیصلہ کیا ہے کہ وہ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ۵۰۰۰ کارکنوں کو واپس بھیج دے گا۔ مرکزی بینک نے یہ سفارش کی ہے کہ کسی نئے معاہدے پر دستخط نہ کئے جائیں اور جہاں تک درآمدات کا تعلق ہے یہ بھی اس حد تک کم کر دی جائیں کہ صرف ضروریات زندگی مثلاً خوردونوش دوائیں اور خام مواد جس کی کارخانوں کے لئے ضرورت ہے، ہی چیزیں منگوائی جائیں۔ سنٹرل بینک کے گورنر عبدالحفیظ زستنی نے گذشتہ روز (منگل کی شب) ایک میٹنگ میں بتایا کہ ۹۳-۱۹۹۲ء کے بجٹ پر جو بحث ہوئی ہے اس میں یہ فیصلے کئے گئے ہیں۔ لیبیا کی اقتصادیات کا دارومدار تیل کی فروخت پر ہے اور گذشتہ ماہ طرابلس میں ایک لاکھ بیرل یومیہ کا اضافہ کیا گیا۔ مارچ کی تیل کی پیداوار کے مقابلے میں یہ خاصا زیادہ ہے اور ایسا اس لئے کیا گیا ہے کہ اس بات کا خطرہ تھا۔ کہ آئندہ مستقبل قریب میں تیل پر پابندی لگادی جائے گی۔

آج سے تین ہفتے پہلے اقوام متحدہ نے لیبیا پر ہوائی سفر اور اسلحہ کی پابندی لگائی تھی۔ اور یہ پابندی اس مدت کے بعد لگائی گئی تھی۔ جو لیبیا کو اپنے دو افراد برطانیہ یا امریکہ کے حوالے کر دینے کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ جن افراد پر اس بات کا شک ہے کہ انہوں نے لاکربی۔ سکاٹ لینڈ میں ۱۹۸۸ء میں ایک جہاز بم کے ذریعے تباہ کر دیا تھا۔ اس جہاز میں ۲۷۰۔ افراد سوار تھے۔ اور سب کے سب ہلاک ہو گئے تھے۔

معمر قذافی نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ جس طرح یہ لوگ ہمیں سزا دے رہے ہیں ہمیں بھی انہیں سزا دینی چاہیئے۔ اور ان کے لئے اقتصادی پابندیاں لگانی چاہئیں۔ جس میٹنگ میں لیبیا کے لیڈر نے یہ بات کہی وہ براہ راست لیبیا کے ٹیلیوژن نے قوم کو دکھائی۔ انہوں نے کہا کہ مغرب کی طرف سے جو پابندیاں لگائی گئی ہیں ان کا بہترین جواب یہ ہے کہ ہم ان کی پرواہ نہ کریں اور اپنے وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے نقصانات کا ازالہ کریں۔ اور ان کے اربوں ڈالر کمانے کی راہ میں روک بن جائیں۔

گورباچوف - دنیا کا نیا دور

مسٹر میخائیل گورباچوف نے گذشتہ روز (بدھ) اس بات کا اعلان کیا کہ اب دنیا کے لئے ایک نیا دور شروع ہو رہا ہے۔ اور اس بات کا امکان ہے کہ ایک عالمی حکومت تشکیل دی جاسکے۔ یہ تقریر انہوں نے اسی جگہ کی جہاں آج سے چھیالیس سال قبل ونسٹن چرچل نے "آہنی پردے" کے متعلق تقریر کی تھی۔ سابق سوویت یونین کے سابق لیڈر میخائل گورباچوف نے برلن دیوار کے ایک ٹکڑے کے سامنے یہ تقریر کی یہ دیوار آہنی پردے کی سب سے بڑی دلیل تھی۔ اور اسے توڑنے میں سب سے زیادہ اہم کردار گورباچوف ہی نے ادا کیا تھا۔ ونسٹن چرچل کی پڑپوتی نے اس دیوار کے ٹکڑے سے ایک مجسمہ تیار کیا ہے۔

گورباچوف نے کہا کہ ایک دور ختم ہو گیا ہے اور ایک دور شروع ہو رہا ہے انہوں نے کئی ہزار کے مجمع سے جو باہر جمع ہوا تھا کہا کہ سب سے زیادہ ضرورت اس بات کی ہے کہ عالمی حکومت کے متعلق لوگوں کو پوری طرح آگاہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ عمل شروع ہو چکا ہے اور اس میں دنیا کے تمام لوگوں کو حصہ لینا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم قدامت پرست مارکسسٹ تھے۔ اور ہم سمجھتے تھے کہ ہم سب کچھ جانتے ہیں، لیکن حالات نے بتا دیا ہے کہ وہ لوگ جو سمجھتے تھے کہ ہمیں سب کچھ معلوم ہے وہ ان باتوں کے علم سے کتنے بے بہرہ تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس بات کی سخت ضرورت ہے کہ عالمی سطح پر کوششیں جاری رکھی جائیں کہ دنیا میں جمہوریت کا قیام اور استحکام ہو اور یہ جمہوریت کسی ایک طبقے کے لئے نہیں بلکہ ساری انسانیت کے لئے ہونی چاہیئے۔ آدھی انسانیت کے لئے بھی نہیں۔

اسی جگہ سے ونسٹن چرچل نے اقوام متحدہ کو اپیل کی تھی کہ امن کا تحفظ کیا جائے اور ترقی کی راہیں کھولی جائیں۔

گورباچوف نے کہا کہ یہ دونوں ہدف آج بھی اسی طرح اہم ہیں جس طرح پہلے تھے۔ دنیا کو امن کی ضرورت ہے اور ترقی کی راہوں پر گامزن ہونے کی مسٹر چرچل نے ۵۔ مارچ ۱۹۴۶ء کو یہ تقریر ویسٹ منسٹر کالج میں کی تھی۔ اس وقت انہوں نے بتایا تھا۔ کہ جنگ کے بعد دنیا کس طرح تھکی ہاری بیٹھی ہے۔ اگرچہ گورباچوف کو ان کی تقریر سے پہلے اکیڈیمک ہڈ پیش کی گئی تھی اور اس کے ساتھ اعزازی قانون کی ڈگری بھی۔ لیکن انہوں نے ان دونوں چیزوں کو استعمال کرنے سے گریز کیا اور اپنے معمول کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑوں میں ہی تقریر کرنا پسند کی۔

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کے طور پر نہیں رکھا کہ انہوں نے غیر بنگالی مسلمانوں کے خلاف نفرت کی رَو پیدا کی ہے۔ البتہ یہ محسوس کرتے ہوئے کہ آپ کے وزیر اعظم نے والپسی پر زبان کے مسئلے کے متعلق کوئی احتجاج کی گنجائش نہیں رہنے دی۔ کیونکہ انہوں نے اس بات کا اقرار کیا۔ کہ صوبے کے لوگ خود فیصلہ کریں گے۔ کہ یہاں کون سی زبان ہونی چاہیئے۔ اگر وہ چاہیں تو ان کے صوبے کی سرکاری زبان بنگالی ہو سکتی ہے۔ لیکن لوگوں نے اپنا طریق بدل لیا ہے۔ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا ہے کہ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ بنگالی کو مرکز کی سرکاری زبان بنایا جائے۔ لیکن چونکہ وہ اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتے تھے کہ ایک اسلامی مملکت میں اردو زبان کی سرکاری حیثیت کیا ہونی چاہیئے۔ انہوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ اردو اور بنگالی دونوں کو سرکاری زبان بنایا جائے۔ مَیں چاہوں گا کہ اس سلسلہ میں آپ کسی غلطی میں نہ رہیں۔ سرکاری زبان ایک ہی ہو سکتی ہے۔ اگر اس ملک کے مختلف حصّوں نے آپس میں مل جل کر آگے بڑھنا ہے۔ تو ایک ہی زبان ہونی چاہیئے۔ اور وہ اردو زبان ہوگی۔"

قائد اعظم محمد علی جناح کے اس ریڈیو براڈ کاسٹ کا بھی حوالہ دیا ہے۔ جو ۲۸۔ مارچ ۱۹۴۸ء کو نشر کیا گیا۔ یہ حوالہ کتاب کے صفحہ ۵۱۳ - ۵۱۴ پر درج ہے۔ قائد اعظم نے فرمایا۔

"اس صوبے کی سرکاری زبان کیا ہونی چاہیئے یہ آپ کے نمائندوں کا کام ہے کہ وہ فیصلہ کریں۔ جہاں تک اس زبان کے مسئلے کا تعلق ہے یہ دراصل ایک بہت بڑے مسئلے کا جزو ہے اور وہ مسئلہ ہے صوبائی۔ اگر ہم اپنے آپ کو پہلے بنگالی اور پنجابی اور سندھی سمجھنے لگیں قبل اس کے کہ ہم اپنے آپ کو مسلمان اور پاکستانی کہیں اور وہ بھی ضمنی طور پر تو آپ یاد رکھیں۔ کہ پاکستان کی سالمیت خطرے میں پڑ جائے گی۔ یہ نہ کہیئے کہ یہ کوئی بڑی گمبھیر تجویز ہے۔ (یعنی وہ ہمارے اپنے درمیان جھوٹی ہے) ہمارے دشمن اس بات کو خوب سمجھتے ہیں۔ کہ اس مسئلے کو اٹھا کر وہ کیا کچھ حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ پہلے ہی اس کام میں مشغول ہیں۔ مَیں بالکل سیدھے سادے الفاظ میں آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ جب سیاسی

ایجنسیاں اور ہندوستانی انٹرسٹ جنہوں نے انتہائی کوشش کی تھی کہ پاکستان کو معرضِ وجود میں نہ آنے دیا جائے۔ اچانک ایسٹ بنگال کے مسلمانوں کے لئے نرم گوشے کا اظہار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ان کے مطالبات درست ہیں۔ تو کیا آپ نہیں سمجھ سکتے۔ کہ یہ ایک بہت خطرناک انداز ہے۔

> جو شخص اس یقین کے ساتھ زندہ ہے کہ ایک ذات اس کو ہمیشہ دیکھتی رہتی ہے اس کی زندگی میں کوئی اندھیرا آ ہی نہیں سکتا۔ وہ روشنی کے وقت بھی روشنی میں رہتا ہے اور اندھیروں کے وقت بھی روشنی میں رہتا ہے۔
>
> حضرت امام جماعت (الرابع)

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

جب کسی علمی کام میں محو ہوتے تو بچے آپکے کام میں مخل ہوتے مثلاً دروازے پر بار بار دستک دیتے اور دروازہ کھولنے کے لئے کہتے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ بلا پس و پیش دروازہ کھول دیتے۔

ایک دفعہ آپ کے صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد نے آپ کا ایک مسودہ لئے ضبطِ نفس کی ضرورت ہے۔ ہماری زندگی میں بہت سی ایسی باتیں ہیں۔ جن سے ہم ناراض اور خفا ہو سکتے ہیں۔ مثلاً اگر آپ کسی سے متفق نہ ہوں تو اس کا اظہار حکمت عملی سے کرنا پسندیدہ ہے۔ مگر اس چیز کو کھلم کھلا دشمنی کی ایک وجہ بنا لینا ناپسندیدہ امر ہے۔ زندگی میں ہمیں خفا کرنے والے امور کی ایک فہرست قارئین کے لئے پیش کی جاتی ہے

الف:۔ جب لوگ وقت کے پابند نہ ہوں۔

ب:۔ جب کوئی قیمتی چیز کھو جائے۔

ت:۔ جب کوئی خواہ مخواہ لڑائی مول لے۔

ث:۔ جب کوئی بس یا گاڑی سے رہ جائے۔

ج:۔ جب کوئی وعدہ ایفاء نہ کرے۔

ح:۔ جب صحت خراب ہو اور انسان سخت مصیبت اور سخت تکلیف میں مبتلا ہو۔

خ:۔ ناروا سلوک۔

اس فہرست میں اور بھی دوسری باتیں شامل ہو سکتی ہیں مگر چند ایک کی نشاندھی کافی ہے۔

جس طرح جسمانی ورزش انسانی جُثّہ کو مضبوط بناتی ہے اسی طرح ذہنی

اور روحانی امور کے ذریعے دماغی اور روحانی آسائش کا سامان کیا جاسکتا ہے۔ کسی مقصد کے حصول کے لئے خواہ وہ مادی ہو یا روحانی غور و فکر کی ضرورت ہے۔ جس کے پیچھے کامیاب ہونے کا زبردست جذبہ کارفرما ہو۔ مندرجہ ذیل مساوات ہمیشہ مدنظر رکھیں۔

شوق + چاہت = کامیابی

سکون قلب کی گہرائی ناپی نہیں جا سکتی یہ وہ ہیرا ہے جو انمول ہے اور اسی کو نصیب ہوتا ہے جو دیانت داری سے اسکی تلاش میں سرگرداں ہوتا ہے اور اپنے کردار پر مسلسل نظر رکھتا ہے اور پھر اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں سے کامیابی کی التجا کرتا ہے۔

حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔

آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھجوا دیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت۔ ربوہ)

> سب سے پہلے یہ ضروری ہے کہ جس سے دعا کرتا ہے اس پر کامل ایمان ہو۔ اس کو موجود، سمیع، بصیر، خبیر، علیم، متصرف، قادر سمجھے اور اسکی ہستی پر ایمان رکھے کہ وہ دعاؤں کو سنتا ہے اور قبول کرتا ہے۔
>
> حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ معیّن تاریخ کا اعلان میٹرک کے نتیجہ کے بعد کر دیا جائے گا۔

جو نوجوان جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے وقف کا ارادہ رکھتے ہیں وہ میٹرک / ایف اے کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ ابھی اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر صاحب / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ درخواست پر والد / سرپرست کے بھی دستخط ضروری ہیں۔

درخواست میں نام۔ ولدیت۔ تاریخ پیدائش۔ تعلیم اور مکمل پتہ درج کیا جائے۔

ایسے نوجوان جن کے والدین نے ان کو قبل ازیں وقف اولاد کے تحت وقف کیا ہؤا ہے اور اس سال انہوں نے میٹرک کا امتحان دیا ہے یا دے رہے ہیں وہ وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

میٹرک کے امتحان کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی اطلاع دیں۔

قرآن کریم ناظرہ صحیح طور پر پڑھنا سیکھیں۔

روزانہ قرآن کریم کی تلاوت اور سلسلہ احمدیہ کی کُتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔

دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔

اللہ تعالےٰ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اور میٹرک کے امتحان میں اعلیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

○ جدہ میں ایک ۶ روزہ کانفرنس کے بعد مسلم دانشوروں نے حصص کے کاروبار کو غیر شرعی قرار دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وال سٹریٹ اور لندن سٹاک ایکسچینج کی طرز پر حصص کی خرید و فروخت جوئے کے مترادف ہے انہوں نے مزید کہا کہ سود، شراب، یا غیر قانونی کاروبار کرنے والی کمپنی کے حصص اور بانڈز کی خریداری غیر اسلامی ہے۔

○ وفاقی مذہبی امور کے وزیر مولانا عبدالستار نیازی کی قیادت میں اعلیٰ سطح کا ایک ۱۰ رکنی وفد جون کے آخر میں وسطی ایشیا نو آزاد مسلم ریاستوں کا دورہ کرے گا۔ وفد میں علماء کرام بھی شامل ہوں گے۔

○ وزیر دفاع نے کہا ہے کہ پاکستان نیوی نے الذوالفقار کے چند دہشت گردوں کو سمندر سے گرفتار کیا ہے۔ اس کی مزید کارروائی وزارت داخلہ کرے گی۔

○ حزب اختلاف کی لیڈر مسز بے نظیر بھٹو نے شمال بندر اپریشن پر غور کرنے کے لئے دفاع سے متعلق سٹینڈنگ کمیٹی کا اجلاس بلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ مسز بے نظیر بھٹو نے بحریہ کی ایف آئی آر دیکھنے کی خواہش کا بھی اظہار کیا ہے۔ اور مرنے والوں کے نام اور پتے بھی وزارت دفاع سے منگوانے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ افغانستان کے معزول صدر نجیب اللہ ابھی تک اقوام متحدہ کے دفتر میں پناہ لئے ہوئے ہیں۔ اور ان کے متعلق ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہو سکا۔ عبوری صدر مجددی ان کو معاف کرنا چاہتے ہیں۔ جب کہ پروفیسر ربانی کا خیال ہے کہ ان پر بغاوت کے الزام میں مقدمہ چلنا چاہیئے۔

○ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے یوگوسلاویہ اور کروشیا کی فوج کے خلاف قرارداد منظور کر لی ہے۔ جس میں دونوں فوجوں کو بوسینا سے نکل جانے اور اپنے ہتھیار عالمی کنٹرول میں دینے کو کہا گیا ہے

○ نئے مالی سال میں ملکی برآمدات کا ہدف ۷ ارب ۹۲ کروڑ ڈالر مقرر کر دیا گیا ہے یاد رہے کہ رواں سال میں ۶ ارب ۱۳ کروڑ ڈالر کی برآمدات ہوئیں

○ وزیر اعظم کے فیصلے کی روشنی میں غیر ضروری وزارتوں اور ڈویژنوں کو ۴۵ سے کم کر کے ۲۵ کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی سلسلے میں وزارت پیداوار کی تقریباً ۵۰ کارپوریشنوں کو نجی تحویل میں دے دیا گیا ہے۔

○ صوبہ پنجاب بھر میں بنیادی صحت کے مراکز نجی شعبہ کے سپرد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک کمیٹی مقرر کر دی گئی ہے جو جلد اپنی سفارشات حکومت کو پیش کرے گی

○ لیبیا کے وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ ان کے ملک کو پابندیوں کے باعث شدید مشکلات کا سامنا ہے پابندیوں سے ہمارے بچے بھی مر رہے ہیں۔

○ امریکہ نے کہا ہے کہ لیبیا اب بھی دہشت گردی کی حمایت کر رہا ہے۔ اور اس بات کے شواہد ہمارے پاس موجود ہیں۔

○ لاس اینجلس کی تباہی کے ذمہ دار گورے پولیس افسروں میں سے ایک کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے کے جرم میں اس پر دوبارہ مقدمہ چلایا جائے گا۔

○ تحریک استقلال کے سربراہ محمد اصغر خان نے کہا ہے کہ جرنیل اپنے اصل کردار پر توجہ دیں سیاست میں فوج کی مداخلت ایک سانحہ ہوگا۔

○ نئی دہلی میں مسلم کش فسادات کے بعد کرفیو لگا دیا گیا ہے۔ فسادات میں ۵ مسلمان شہید اور ۸۳ سے زائد زخمی ہو گئے۔ ہندو غنڈوں نے سینکڑوں دکانوں اور گھروں پر حملے کئے اور لوٹ مار کی۔ بعد ازاں پولیس نے علاقے میں غیر معینہ عرصہ کے لئے کرفیو لگا دیا۔ اور گھر گھر تلاشی شروع کر دی۔ فسادات کے دوران پولیس نے ستر افراد کو گرفتار بھی کیا۔

○ افغانستان کے وزیر دفاع احمد شاہ مسعود اور حزب اسلامی کے لیڈر گلبدین حکمت یار کے درمیان کابل کے نزدیک ایک مقام پر ملاقات ہو گئی۔ اور دونوں لیڈروں نے افغانستان میں پائیدار امن قائم کرنے کے انتظامات اور آئندہ لائحہ عمل پر تبادلہ خیال کیا۔

○ صوبہ سرحد اور بلوچستان کے قبائلی نمائندوں پر مشتمل ایک ساٹھ رکنی وفد ہفتے کی صبح طورخم کے راستے افغانستان کے خیر سگالی کے دورے پر روانہ ہو گیا وفد کی قیادت قومی اسمبلی کے رکن حاجی محمد ایوب آفریدی کر رہے ہیں۔

○ آذربائی جان میں اپوزیشن نے اقتدار پر قبضہ کر کے انتظام و انصرام چلانے کے لئے ۵۰ رکنی قومی کونسل تشکیل دے دی ہے۔ قومی کونسل نے پارلیمنٹ معطل کر دی ہے۔ ۵۰ رکنی کونسل آئندہ انتخابات کے انعقاد تک کام کرے گی۔ ہنگامی حالت کے خاتمے کا اعلان کر دیا ہے۔ دارالحکومت پر امن حالت میں ہے۔

○ فلپائن میں صدر کے لئے سابق وزیر دفاع کی برتری مزید واضح ہو گئی ہے۔ اور ان کے جیتنے کے امکانات بڑھ گئے ہیں۔

○ کشمیری حریت پسندوں نے بھارتی فوجیوں پر راکٹوں سے حملے کر کے ۸ فوجی ہلاک کر دیئے۔ سری نگر میں بم دھماکے سے علاقے میں خوف و ہراس پھیل گیا۔ مقبوضہ کشمیر میں مکمل ہڑتال رہی۔ سری نگر پرانے شہر اور دیگر کئی علاقوں میں کرفیو نافذ رہا۔ مشتاق زرگر کی گرفتاری کے بعد حالات بہت خراب ہو گئے ہیں۔

○ ترکی میں کرد باغیوں اور حفاظتی دستوں کے درمیان خونریز جھڑپوں کے دوران ۲۰ ترک فوجی اور ۴۰ سے زیادہ کرد باغی ہلاک ہو گئے۔

○ ہفتہ کے روز جنرل آصف نواز اور وزیر اعظم میں بحریہ کے حالیہ آپریشن پر تبادلہ خیال ہوا۔ اس کے علاوہ اس ملاقات میں دفاعی امور افغانستان اور سندھ کی داخلی اور امن و امان کی صورتحال پر بھی بات چیت کی گئی۔

خواتین کیلئے خوشخبری

ربوہ میں ۲۱/۱۸ دارالرحمت وسطی میں خواتین کیلئے گارمنٹس کی تیاری اور اس ضمن میں دیگر کاموں کیلئے ایک مکمل یونٹ نصب کیا گیا ہے جس میں ملبوسات کی تیاری کے علاوہ ہر قسم کی دیگر اشیاء کی تیاری اور فراہمی کا بندوبست ہے۔

اس یونٹ کو خواتین ہی چلا رہی ہیں۔

حصبہ انڈسٹریل ہوم

دارالرحمت وسطی لاہوتیے والی گلی ربوہ فون ۷۸۳

بچوں کے جملہ امراض کے شافی علاج کیلئے

النصرت چلڈرن کلینک

ریلوے روڈ ۔ ربوہ

• قدیمی • اولین • شہرہ آفاق

حب اٹھراء

سو گولی تیس روپے ۔ مکمل کورس ۱۲۰/- روپے

نیران

نرینہ اولاد کی مشہور دوا ۱۲۰/- روپے

زدجامِ عشق

تیس ۳۰ گولی ۹۰/- روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ گوجرانوالہ پاکستان

فون: ۲۱۹۰۶۵ - ۲۱۸۵۳۴

ضرورت ہے

ہمیں ربوہ میں اپنے جائیداد کے کاروبار کی نگرانی کیلئے محنتی اور دیانتدار آدمی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند حضرات رابطہ فرمائیں۔

FAROOQS
3-E, MAIN MARKET
GULBERG-2 LAHORE
PHONE: 871317-871327

جرمن ہومیوپیتھک ادویات

مدر ٹنکچرز ۔ پوٹینسیاں اور بایوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی (رجسٹرڈ) ربوہ فون: ۶۰۶ ، ۷۷۱